

الآن غموم

دریں حدیقہ بہار و خزاں ہم آغوش است
زمانہ جام بدست و خباڑہ بردوش است

لاج عم و الم

جسکو

سید محمد حسن بلگرامی

پاسٹ ماسٹر پاسٹ گریڈ قرآن پیر ریاست گریڈ سینئر واٹن

حسب فرمائش اسٹورس برادر

نواب حیدر نواز جنگ بہادر پٹی۔ ام

ممبر لاج حیدر آباد کے لئے سلیس اور با محاورہ اردو میں ترجمہ کر کے

دارالطبع — سرکار عالی میں طبع کرایا

رُسوم لاج غم و الم

لاج غم کے انعقاد کے وقت حسب ذیل رسوم ادا کئے جائیں
جب سب عہدہ دار اور دوسرے بھائی جو اس رسم میں شریک
ہونے والے ہوں ایک جگہ جمع ہو جائیں تو حسب ذیل ترتیب
کے ساتھ لاج میں داخل ہوں اور اُس وقت نغمہ ماتم
جاری رہے۔

ٹائلر منو شمشیر برہمنہ

شمع بردار

شمع بردار

نقیب

چھ بکا دل دو دو کی قطار سے سفید عصالے ہوئے

ہتھم رسوم

ہدایہ

کسی زبان کا کوئی مضمون یا خیال دوسری زبان میں منتقل کرنا دیا ہیچو
کو عبور کرنے سے کم نہیں۔ جو حضرات اس میدان میں قدم رکھ چکے ہیں
وہ واقف ہونگے کہ ترجمہ کرنا لوہے کے چنے چاہتا ہے۔ اوسپر طرہ یہ کہ
ماہرین فن نے ترجمہ کی تعریف میں یوں قلم فرسائی کی ہے کہ ترجمہ ایسا ہے
کہ بالکل ترجمہ نہ معلوم ہو۔ میں نے ان اوراق کا ترجمہ کرنے میں اس بات کی
کوشش تو کی ہے کہ ترجمہ کی صحیح تعریف میں آجائے مگر معلوم نہیں
کہ ان تک کامیابی ہوئی۔ اس میں زیادہ تر انگریزی حمدیہ نظموں کا ترجمہ
بہت دشوار تھا۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ بعینہٗ انھیں خیالاً
فارسی میں ڈھالا۔ جو انگریزی میں تھے البتہ ایک پسندیدہ پیرایہ میں ادا تو
ضرور کر دیا۔ اگر برادرانِ میں کو پسند آئے تو میری محنت کی داد دیں
ورنہ درگزر فرمائیں۔

مجھے زیادہ تر واجب التعظیم برادر نواب میر نواز جنگ بہادر

صدر المہام فیئانس کی فرمائش نے اس ترجمہ کی جرات و لائی وری
 یہ کام ہجوم افکار و کار سرکاریں انجام پانا نامکن تھا۔ واجب التعظیم
 برادر ممدوح کو اردو زبان کی ترقی سے خاص دلچسپی ہے اور فی الحقیقت
 آپ نے اردو زبان کے ساتھ جو احسان کیا ہے وہ ہندوستان کی
 تاریخ السنیں یادگار رہیگا۔ چنانچہ میں یہ چند اوراق برادر ممدوح
 ہی کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں اور امید ہے کہ اس ناچیز پر یہ
 کو قبول فرمائیں گے۔

سید محمد حسن بلگرامی

(پاسٹ گرینڈ سینیئر وارڈن ۲۰)

خیبریت آباد دکن

۸ / آذر ۱۳۳۵

۳۴ / اکتوبر ۱۳۳۵ء

مستفی

میر معمار

مذہبی پیشوا

سینیر ڈکین

جونیر ڈکین

مستمد

خزانہ دار

سینر وارڈن

جونیر وارڈن

حالی ہوگری و کتاب مقدس

پاسٹ ماسٹر

سبٹیٹیوٹ ماسٹر

ڈیپوٹ ماسٹر

چھ بکاول دو دو کی قطار سے سفید عصائے ہوئے

ماسٹر

شمع بردار

شمع بردار

بکاول عصائے ہوئے

ایک مینز بچائی جائے جس پر متونی بھائی کے تھکے تھکے امتیازی

و غیرہ رکھے جائیں بعد ازاں سر - و - کو چاہیئے کہ تیسرے درجے
میں لی کو افتتاح کرے -

باجہ بچے اور سب ہم آواز ہو کر یہ بہجن گائیں

اے خدا بودی ہمیشہ پادشاہ	ہم توئی امید در ہر کار ما
تو پناہ ما در ان طوفان سخت	عاقبت ہم در پناہ تست رخت
سایہ تخت تو جائی اصفیاست	زانکہ ایناں را پناہت نیک جاست
تسخن حفظ تو سپر ما را بس است	در پناہ تو چہ پروا دل کس است
ہمچو سیلابے رواں باشد زماں	می در باید جملہ را سپر و جواں
جملہ معدوم اندچوں خواب سحر	چوں برآرد آفتاب از شرق بحر
ای کہ بودی یا ویر ما پیش ازین	ہم توئی امید ماما واپسین
حافظ ما باش تا انجام کار	ملجاء ما باش در روز شمار

دعا

اے قادر مطلق اور اے خدائے پاک تو ساری نیکیوں کا باعث

اور کل رحمتوں کا دینے والا ہے۔ ہم غلگلی بندوں پر اپنی تسکین وہ
 رحمت برسا اور ہمارے پاک عقائدِ محبت کی گرہوں سے مضبوط کر۔
 فنا کی اس موثر مثال سے جو ہمارے پیش نظر ہے ہمیں یاد دلا کہ
 ہمارے لئے بھی ایک دن ایسا آئیگا جیسا کہ ہے اور ہمارے اس دن
 کے لئے جب کبھی وہ آئے ایسا آمادہ اور تیار رکھ کہ جب ہم اس دنیا
 سے کوچ کریں تو تیری لازوال مملکت میں خاص بندہ ہو کر
 باطمینان داخل ہوں۔ آمین

”لے اے اعزاز“

اے خدائے لم یزل ابتداءئے آفرینش سے پہلے تو تھا اور
 اب بھی تو ہے اور آئندہ بھی تو ہی ہوگا وہ کون ہے جو تیری قدرت
 کو نہ مانگا کیونکہ الْمَلٰٓئِکَةُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ تیرے ہی لئے زیبا ہے۔
 اس موقع پر سب بھائیوں کو چاہیئے کہ برادرِ متوفی کے ہنگامتی
 مقبرہ کے گرد ہر درجہ کی علامت کے ساتھ حلقہ باندھیں اور یہ بھی

گائیں۔

کنوں زحمت باآخر رسیدہ کنوں رنج پیکار آخر کشیدہ
بساعل رسیدہ کنوں کشتی ما در آخر بخشگی بدل گشت دریا
کنوں بالِ لطف و کرم باز گرداں کہ تابندگان خوش بخوابند شاداں
در آنجا خود این رنج دنیا نباشد نہانی نہ کا نجا ہویدا نباشد
بود حاکم آنجا یکے داو گستر کہ در داو او دیگرے نیست ہمسر
کنوں بالِ لطف و کرم باز گرداں کہ تابندگان خوش بخوابند شاداں
بشد خاک خاک و چین ہم غبار است زبانما این قول کنوں بکار است
آرام خفتن سپردیم اورا کہ ماند ہمی خفتن تا صبح فردا

کنوں بالِ لطف و کرم باز گرداں

کہ تابندگان خوش بخوابند شاداں

• اسکے بعد س۔ و۔ م۔ اور بھائیوں میں حسبِ قیل مکالمہ ہو

اور سب بھائی ہم آواز ہو کر باجے کی گت پر خوش لہجی میں جواب دیں۔

س۔ ۹۔ ۱۰۔ وہ کون ہے جو اس دنیا میں پیدا ہوا اور نہیں مر گیا۔

وہ کون ہے جو اپنی روح مرگ کے ہاتھ سے بچا لے گا۔

ب۔ انسان کا وجود اس دنیا میں مثل ایک نمایشی تماشہ

کے ہے وہ دولت جمع کرتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ

اوس سے کون فائدہ اٹھائے گا۔

س۔ ۹۔ ۱۰۔ جب وہ مر جاتا ہے تو اوس کے ساتھ کچھ نہیں جاتا اوسکی

شان شوکت بھی قبر میں اوس کا ساتھ نہیں دیتی۔

ب۔ ہم برہنہ اس دنیا میں آئے اور اسی طرح دنیا سے

جائیں گے خدا نے ہم کو پیدا کیا اور خدا ہم کو اٹھا لے گا وہی

برکتوں کا مرجع ہے۔

الحج

اے چراغِ سحر صبحِ نہا باش مرا در شبِ تار بھی را ہنما باش مرا

شبِ بودار و من از خانہٴ خود دور اتم تا بہ منزلِ بہم گیر رحمتِ دستم

من گویم کہ بمنزل برسانم باری یک قدم پس بودم ثابت اگر بگزاری
 ہنم عمر نمودم قدم این سال در راہ بہر یاری بندم دست ترا بر درگاہ
 بہ ہوائی دل خود راہ سپردم بہر یا لیکن ایندم بکرم باش مرا راہنا
 شاد بودم ز نایش بندم خوف کس بندہ کبر بدم لیک مکن یا ذریس
 روزگار سے تو ہم لطف و کرم بود کو باشد امید ہنوزم کہ توئی راہ نموں
 گر بود کوہ و کتل درہ و طوفان بگذر رہنا باش مرا تا کہ شب آید بسحر

تا کہ در صبح نمایند ملائک رنج خویش

کہ مراد لبر جانانہ بڈندی از پیش

مکالمہ

س۔ و۔ ہ۔ خدایا مجھے راستبازوں کی سی موت دے اور

میرا انجام بخیر کر۔

ج۔ خدا ہمارا معبود ہے اور ہمیشہ رہے گا اور تا دم مرگ

ہماری رہنمائی کرے گا۔

اعلیٰ اعزاز بجائے جائیں

اور

بہن گایا جائے

آہی راہ تو بس راست باشد	نہ ہچوں راہ من پرکاست باشد
رہ تو گر چہ باشد تار شام	ازاں رہ میرسد آخر مرادم
بود ہموار یا ہموار نبود	خوشم از آنکہ آخر نیست آن بد
بود کج یا کہ باشد راست آن راہ	رساںد آخرم تا کوئی آن مار
مراد رکف نباشد اختیاری	بخواہم اختیاری نیز باری
گزیں کن تو برائے من آہی	تو میکن بہر من آمادہ راہی
نخواہم اختیار خویش را من	بود آن خواہ یک جو خواہ خرم
تو ہادی باش و تو حامی تو یادور	تو عقل و دانش و ہر چیز دیگر

”اعلیٰ اعزاز“

اے خدا۔ اے حاکم حقیقی ترانام سارے عالم میں افضل ہے۔

اس وقت مذہبی پیشوا کو چاہیے کہ ہر کے دہنی جانب
ممبر سے اترے اور اُس کے آگے آگے دو بکا دل سفید
لئے ہوئے ساتھ چلیں۔ اور وہ عبادت گاہ کی طرف بڑھے

اور وہاں ٹھہر کر وعظ کہے۔ بعد ازاں یہ سچن گایا جائے

نست کس را اگہی ز اسرارِ فعلِ کردگار	شانِ خم و پاچوں نمایاں میکند پروردگار
فعلِ او ظاہر شود در قعر بحر بیکراں	در بطونِ قدرتِ خود باجمی سار و عیاں
در بنِ چاہیے کہ قعر آن نباشد برقرار	قدرتِ خود را بہ دانائی نماید آشکار
ہست فرمانش ز او اندر بن آن چاہ نیز	دانش کس قدرتِ او را نمی آرد تمیز
یا عباد اللہ چہ میتیرید از قہر خدا	ابرِ رحمتِ پر زباراں است از بہرِ شہلا
عاقبت بر سر باریہم شمار نیست غم	رحمتِ او از غضبِ اوں تر آمد لاجرم
نست مایوسی ز الطافِ خداوندِ کریم	می نشاید بود محروم از درِ حجتِ قدیم
یوئے او باشد غضبناک و تبسم جاں فزا	با وجودِ قہر بابِ رحمتِ او ہست وا
این خطا باشد گرفتار خوردہ بر کارِ کریم	استحسانِ بندہ نبود لایقِ شانِ کریم

او بود آگاه کار خویش در غم خویش باش او بود سازنده آئی دامن تو چشم و گوش باش

مکالمہ

س۔ و۔ ہر۔ خدا یا ہم کو راستباز اور وفادار رکھ اور ہم کو یہ توفیق دے

کہ تیرے ہی محبت میں ہم جیتیں اور مریں۔

ب۔ آمین !

س۔ و۔ ہر۔ ہم کو ہمیشہ نیکی اور ادائی فرائض کی ہدایت دے۔

ب۔ آمین !

س۔ و۔ ہر۔ خدا یا ہماری رہنمائی کر اور ہمیں سرسبز رکھ اور ہمارے

کل نیک ارادوں کو کامیابی عطا کر۔

ب۔ آمین !

س۔ و۔ ہر۔ خدا ہی کے عظمت و جلال کی ستائش جاری رہے دنیا میں

امن اور بنی آدم میں یگانگی ہو۔

ب۔ آمین ! ثم آمین !!

اعلیٰ اعزاز بجالائے جائیں اور یہ سچن گایا جائے

زندگیاں داند کا خرگ آید از اثر	مردگان لیکن فساد کس نگیر شان خبر
نامہ شان دیا شان کوئی نہ ہو در جہاں	بودن نابودن اینان یکی باشند عیاں
دشمنی و دوستی شان گشت پناہ در غما	کینہ و حق و حسد شان پناہاں در زیر خاک
با جہاں و ہر چہ در دست یک کار نیست	ہر چہ کار و بار این جہاں در کار نیست
پس چاہی کن بکایت اندر نظر بے کم و کاست	ہر چہ چاہی کن کما کما قدر و تراست
زانکہ بود چارہ دیگر جواب نہ سر گذشت	عقلہا عاجز شود چون کار از اندازہ گشت
چوں بہ قبر اندر شدیم و بی و ان فسادیم	منفعت را آن ماں امید از کف دادیم
جادو با حکم قضا رفت و نمی گردد جزاں	غیر خاشوشی نباشد ہیچ دیگر جا و دان

دعا

اے اعلیٰ ہمارا عالم ہم نے اپنے پیارے بھائی کی لاش تو قبر میں لٹا دی
 عجب اُس کی روح تیرے سپرد کرتے ہیں۔ ہر حال میں ہم تیری رحمت کے
 مستقر ہیں۔ جب تو واپس لیتا ہے تو ہمیں تیرے مئے ہوئی کی قدر ہوتی ہے

ہم میں سے جو وفادار بھائی اپنے فرایض انجام دے کے تجھ تک پہنچ گئے اون کے لئے ہم تیرا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خدا کرے کہ برادرانِ رفتگاں کی یاد ہمارے لئے ایک الہام ثابت ہو۔ تاکہ ہم بالکل عاصم اور پاک زندگی کے ذریعہ سے اپنے شغل اور برگزیدگی کو یقینی طور پر ابد الابد تک تیری تحمید و ستائش کے قابل بنا سکیں۔ آمین!

اعلیٰ اعزاز بجالائے جائیں۔

اب ماسٹر کو چاہیئے کہ ایک آخری خطبہ کے ساتھ لاج غم کو

دیکھ کرے۔

خطبہ

بھائیو! ہمیں محترم ستونی بھائی کا جو آخری فرض تھا ہم اوسکو ادا کر چکے۔ اب صرف یہ کو چاہیئے کہ جب تک ہم زندہ ہیں اس طرح پر زندہ بسر کریں کہ ہمارے اعمال اوس اعلیٰ گریڈ ماسٹر کے موگرمی کے ضرب کے

منتظر رہیں چنانچہ جب ہم طلب کئے جائیں تو ہمیں نہ استعجاب ہو۔ نہ ہمارے
 فرائض بچا دیا وہ رہیں۔ نہ ہمارے گناہ غیر عفو شدہ نہ ہماری روح
 غیر مطمئن اور نہ ہمارا خدا ہم سے ناخوش۔ پس اے بھائیو اگر ہم طلبی کے
 وقت ایسی خوشی کی حالت میں لبوس اور تیارانہ کارڈ سے گزرے
 تو قبر ہمارے لئے سماوی گرنیڈ لاج تک پہنچنے کو صرف ایک راستہ ہو گی
 وہ سماوی گرنیڈ لاج جہان آفتاب کبھی غروب ہونگا اس لئے کہ
 خود ماسٹر کا نور ہمارے مدبر و رہبر ہے گا اور خداوند عالم ہماری آنکھوں سے
 اشک غم پوچھ دے گا۔

آمین!

خطبہ کے بعد مذہبی پیشوا کو چاہیئے کہ دعا مانگے

خدایا

ہمارے آسمانی ماسٹر کی برکتیں ہم پر اس وقت اور ہمیشہ نازل

رہیں۔ ہم میں بلورانہ محبت پھیلے اور ترقی کرے ہم میں سے جو بھائی

پہلے جا چکے ہیں اور ان کی یاد دوسرے بھائیوں کو جو باقی ہیں زیادہ عزیز بنائے۔

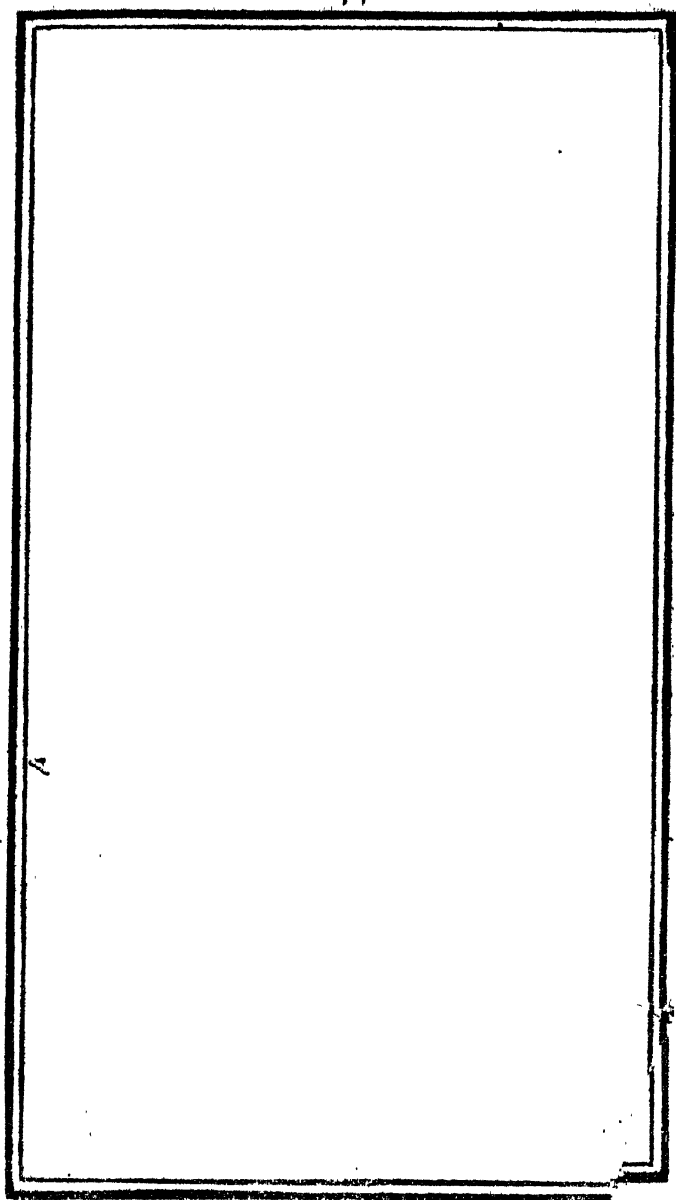
خدا کرے یہ کل نیکیاں جو میسنری تلقین کرتی ہے ہم وفاداری کے ساتھ اس کے پابند رہیں اور ہم میں اور نیز کل اچھے میسنوں میں الی یوم الآخر اتحاد برقرار ہے۔

خدا کرے کہ سماوی امن ہم پر نازل ہو اور ہمیشہ ہمارا ساتھ رہے سب بھائی۔ آمین !

اس دعا کے ختم پر نغمہ ماتم بجایا جائے
کل عہدہ دار چپ چاپ خاموش لاج سے باہر تشریف لیجائیں
اور جب تک وہ نہ جالیں کل بھائی استادہ رہیں۔

فقط

کل من علیہا فان



حیدرآباد دکن کے مسیحا اور مرآۃ المتبرکین پر ایک مسانک نظر

(یہ مضمون واجب التعظیم برادر سید محمد حسن بلگرامی نے بتاریخ
۵ جون ۱۹۲۳ء یوم جمعہ لاج حیدرآباد کے جلسہ میں پڑھ کر
سنایا اور بہ تحریک واجب التعظیم برادر نواب سر امین جنگ بہادر
و بتائید واجب التعظیم برادر نواب حیدر نواز جنگ بہادر
و باتفاق آراء ممبران لاج حیدرآباد طبع کرایا گیا تاکہ جو
اراکین اس جلسہ میں شریک نہ تھے اس دلچسپ مضمون
کو ملاحظہ فرما سکیں)

حکیم آباد لکن کے مساجد اور مزارات

ایک ساتھ نظر

اگر شہر حیدر آباد کے قدیم عمارات بغور معائنہ کئے جائیں تو ان میں
 اور ہمارے قدیم طریقہ فری میسنری کے ساتھ ایک عجیب و غریب پائی جاتی
 اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مشابہت محض اتفاقی نہیں بلکہ ارادی ہے۔
 بعض ایسے ناظرین کی اطلاع کے لیے جو شہر حیدر آباد یا عمومًا اسلام
 شہروں سے واقف نہیں ہیں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ اس شہر میں
 مذہبی عمارات دو قسم کے ہیں۔ مساجد مقبرے عموماً یہ دونوں عمارتیں ایک
 دوسرے کے پہلو پہلو واقع ہوتی ہیں۔ مساجد بعض مقامات پر تہذیب
 لیکن کوئی مقبرہ بغیر ایک مسجد کی قربت کے نہیں ہے۔

اول میں مساجد کا ذکر کرتا ہوں

یہ عمارت (یعنی مسجد) عموماً ایک مستطیل وضع کی ہے جس کا رخ مکہ معظمہ

کی طرف یا یوں کہنا چاہیے کہ مشرق اور مغرب کے گوشہ میں واقع ہوا ہے۔ مشرق کی سمت یہ بالکل کشادہ ہوتی ہے جس طرف سہم اہل اسلام اپنی عبادت کے لئے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ پہلی چیز جو ہماری نظر کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے وہ دو بڑے بڑے ستون ہیں جو عمارت کے شمالی مشرقی اور جنوبی مشرقی کونوں پر واقع ہوئے ہیں اور یہ ستون یا نیلے در مسجد کے اوپر مہو کرتے ہیں۔

یہ مینار کو محض نمائشی ہوتے ہیں اور عموماً نہایت خوبصورت بنائے جاتے ہیں اور ان کی تعمیر میں بہت کچھ صناعی صرف کیجاتی ہے۔ مگر یہ امر بہت عجیب اور قابل لحاظ ہے کہ ایسے صد مینار سب ایک ہی وضع کے تعمیر ہوئے ہیں۔ میناروں کے اوپر عموماً برجی کلس نصب ہیں اور ان کے نیچے گنبد ہیں جنکی تہ میں کنول کے پھولوں کی گلکاری اور اس کے بعد ایک طرح کا جال اور مصنوعی انار بنے ہوئے ہیں۔ اس بیان میں کوئی سبالغہ نہیں ہے بلکہ فی الحقیقت اس طرح کی صناعی تہا

صاف اور واضح واقع ہوئی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ یہ دو مینار بالکل ان دوستوں سے نہایت مشابہت رکھتے ہیں جو دوسری ڈگری کے ٹرینگ بورڈ پر دکھائے گئے ہیں۔ اس موقع پر مختصر ٹرینگ بورڈ کے ستونوں کا ذکر بے محل نہ ہوگا یہ ستون دو صبح تلج عمود سے آراستہ تھے جن کا طول پانچ کیوبک فٹ تھا ان عمود کے گرد جالدار گلکاری کنول کے پھول اور ناروں کی بنی ہوئی تھی۔ اور ستونوں کے اوپر دو کرہ نصب تھے جن پرارضی و سماوی دنیا کے نقشے بنے ہوئے تھے۔

ایسے ہی کرے مساجد کے میناروں کے گنبد ہیں اور دوسرے درجہ کے ٹرینگ بورڈ پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں اور ٹرینگ بورڈ کے کرد میں کس قدر مشابہت ہے۔ دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ خطوط طول بلد اور عرض بلدان پر بخوبی نمایاں ہیں یہ چیز مجھے اول محسوس نہ ہوئی مگر جب میں اس مضمون کے لئے مواد

کر رہا تھا تو مجھے حیدر آباد کی ایک سنگین مسجد کے معائنہ کا اتفاق ہوا۔
 اس وقت اچھی طرح سے معلوم ہو گیا کہ یہ خطوط طول بلد و عرض بلد
 دراصل پتھروں کے جوڑ تھے جن سے گنبد مرکب تھا۔ مگر کل پتھر
 نہایت سڈول دہوار تھے اور پتھروں کے باہمی جوڑ اور نصاب سے
 ساری حکمت نمایاں تھی۔

دوسرا امر قابل لحاظ ان ستونوں کا نصاب ہے،
 یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ دونوں مینار جو دروازہ کے واسطے اور بائیں
 جانب نصب ہیں دراصل عمارت کے شمالی مشرقی اور جنوبی مشرقی
 کونوں پر واقع ہیں۔ اگر کوئی مسجد کے درمیان مشرق کی طرف منہ کر کے
 کھڑا ہو تو اسے معلوم ہو گا کہ بائیں جانب کا مینار شمالی مشرقی کونے میں
 اور دایستے جانب کا مینار جنوبی مشرقی کونے میں واقع ہے
 اگر یہ دونوں مینار پر کار سے ناپے جائیں تو کل مینس کو معلوم
 ہو گا کہ ان میں اور قدیم طریقہ مینیری میں کس قدر بین تطابق ہے

اور رواج قدیمہ کی پابندی کس قدر ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اس لئے
 کہ ہمیشہ سے یہ چلا آیا ہے کہ کل عمارتوں کی ابتدا شمالی مشرقی گوشہ سے
 کیجاتی ہے جس طرح دہناستوں پہلے درجہ سے مطالبتی ہے اسی طرح
 دوسراستوں بھی جو شمالی جنوبی گوشہ میں واقع ہے دوسرے درجہ سے
 مطابقت رکھتا ہے۔ پس اس طریقہ میںسیری کے دو درجوں سے ہمکو
 یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ انسان یہ دینیوی زندگی حریت کے ساتھ
 گزارے مگر اس کے ساتھ ہی اپنے معلومات کو دینیوی علوم میں ترقی
 دے۔ چنانچہ مسجد کے دو میناروں سے اور مسجد کے اندرونی سنگین فرش
 سے اور نیز ان آیات قرآنی سے جو عموماً مسجد کے وسط میں منطبق ہوتے
 ہیں ہمکو بلحاظ میںسیری ان اصول کی تلمیقین ہوتی ہے۔

میناروں کا ذکر تو ہو چکا اب سنگین فرش اور آیات قرآنی باقی
 رہے۔ مسجد کا فرش عموماً قائم الزاویہ ہوتا ہے مگر اس میں اتنی گنجائش
 ہوتی ہے کہ ایک شخص باسانی اپنی عبادت کر سکے۔ یہ فرش میاںک لنگ

کے فرش سے مشابہت رکھتا ہے۔ آیات قرآنی کا ہونا ایک عجیب چیز ہے
 تالاب میر عالم کے کنارے ایک پہاڑی ہے جس پر ایک بزرگ
 کامزار ہے اُن کا نام میر محمود شاہ تھا۔ وہاں جانے سے اور مسابک
 عجائبات ظہور میں آتے ہیں بغیر تعلین جدا کئے کوئی شخص اندر داخل
 نہیں ہو سکتا یہ چیز ہمارے طریقہ میں رسوم داخلہ سے بہت مشابہ ہے
 مزار کے اندر داخل ہونے کے بعد ہمارے اعلیٰ معمار عالم کا اسم پاک نظر
 آتا ہے جو تینتیس کونوں کے ایک منور ستارے کے بیچ میں درج ہے اور
 اور سورج مکھی کے پھول سے مشابہت رکھتا ہے۔ ایک اور چیز جو قابل
 لحاظ ہے وہ گنبد کے گرد حاشیہ ہے یہ اس طور پر بنایا گیا ہے کہ انسان
 کی صورت سے مشابہ ہے۔ اس کے دیکھنے سے ہم فوراً آفتابِ مشابہ
 کا خیال ہوتا ہے جو عموماً انسان کی صورت سے مشابہ بنایا جاتا ہے۔ یہ
 نگارکاری دلچسپی سے خالی نہیں کیونکہ از روئے شرح کسی ذی روح کی
 تصویر بنانا منع ہے اس لئے کہ بت پرستی کا اطلاق ہوتا ہے مگر چونکہ
 آفتاب اور اس اعلیٰ معمار عالم کی شان و عظمت کا ایک ظہور ہے اس لئے

ممکن ہے کہ آفتاب کو انسانی صورت کے مشابہ بنانا جائز قرار دیا گیا ہو۔
 مختلف مذاہب کے مؤیدین اس علامت کو قدیم آفتاب پرستی پر محمول کرتے
 لیکن ہم اس بحث سے قطع نظر کر کے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے طریقہ
 کے پہلے دو درجہ مسجد کی ساخت سے بین مشابہ ہیں۔ اب ہمارے طریقہ
 کا تیسرا درجہ باقی رہا جسکو میں ثابت کرونگا کہ ایک اسلامی مقبرے سے
 کس قدر مشابہت رکھتا ہے حیدرآباد میں عموماً قدیم اسلامی مقبرے نہایت
 مشین تعمیر ہوئے ہیں ان میں مسجدوں کی سی سادگی نہیں ہے یہ چیز
 شاہان گو لکندہ کے مقابلے سے صاف ظاہر ہوتی ہے جنکی تعمیر و صنعت
 میں لاکھوں روپیہ صرف کئے گئے ہیں۔ بعض مقامات پر کاشی کا کام جو
 زمانہ کی دست برد سے کچھ باقی رہ گیا ہے ایسا ہے کہ پھر اس طرح کا بنانا محال
 ان مقبروں کے اگر تفصیلی حالات لکھے جائیں تو بہت بڑی کتاب
 ہو جائیگی۔ میں اس مقام پر صرف ان امور کا ذکر کرونگا جو مسنس کے لیے
 خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

مقبرہ کی عمارت عموماً مربع ہے۔ اول کرسی بنائی گئی ہے جسکے
 وسط میں خاص قبر ہے اور کرسی کے اوپر سے عمارت بننا شروع ہوئی ہے
 اوپر کے حصہ میں مصنوعی قبر ہے جو اصلی قبر کے اوپر بنائی گئی ہے۔ اس
 مصنوعی قبر میں بہت کچھ صنعت و دستکاری دکھائی گئی ہے۔ مقبرہ کے
 گنبد میں اسی طرح کام ہے جو مسجد کے میناروں کے متعلق بیان کیا
 گیا ہے۔ بڑے گنبد کے اطراف بہت سے چھوٹے چھوٹے گنبد ہیں۔
 جنکو دیکھ کر عقل خیر کرتی ہے۔ جو اپنے اس حکام کی طرٹ اشارہ کرتے ہیں۔
 وسطی گنبد گویا ان معلومات کا مجموعہ ہے جو چھوٹے چھوٹے میناروں
 اور مسجد کے دستون سے معلوم ہوئے ہیں۔ مقبرہ کی بیرونی حالت دیکھنے
 سے ایک نہایت دلچسپ نکتہ پیدا ہوتا ہے۔ میں اوپر میر محمود شاہ کے مزار
 کا ذکر کر چکا ہوں جو تالاب میر عالم کے کنارے ایک پہاڑی پر واقع ہے۔
 اس مزار کے در داخلہ کے سامنے دو سنگین ستون ہیں۔ جن پر اس وضع
 کے تاج عمود بنے ہیں جو مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ گو عموماً مقبروں میں

اس طرح کے ستون بہت کم نظر آتے ہیں۔ مگر یہاں میں نے ان کا ذکر اس لئے
 کیا کہ ہمارے طریقے سے یہ ستون ایک خاص مشابہت اور دلچسپی رکھتے ہیں
 یہ عجیب واقعہ ہے کہ ستونوں تک پہنچنے کے لیے تین سیڑھیاں ہیں۔
 اور دروازے تک پہنچنے کے لیے پانچ اور سیڑھیاں ہیں۔ کوئی شخص بغیر نعلین
 اتارے ان سیڑھیوں پر نہیں چڑھ سکتا یہاں تک تو ایک اسلامی مقبرہ
 کی بیرونی حالت کا ذکر کیا گیا ہے اب اندرونی حصہ پر نظر ڈالی جائے گی
 اور یہ بتایا جائیگا کہ اس میں طریقہ میسنری کا تیسرا درجہ کہاں تک نمایاں ہے
 مقبرہ کے تہ خانہ میں جہاں اصلی قبر ہے داخل ہوتے ہی ایک نمایاں
 نلی کی کا خیال پیدا ہوتا ہے اور یہ تاریکی ایک جہلملاتی روشنی سے کچھ معدوم
 ہو جاتی ہے۔ یہ روشنی ایک چھوٹے سے روشنی چراغ کی ہے جو فرار پر رکھا
 ہوا ہے۔ یہ چراغ کبھی گل نہیں ہوتا۔ قبر کے سر ہانے ایک جھاڑو رکھی ہے جس کا
 قبر کو صاف کرتے ہیں یہ جھاڑو کھجور کے شاخوں کی بنی ہوئی ہے جو شاخ
 ایکٹیا سے مشابہت رکھتی ہے جس کا ذکر تیسرے درجہ میں آیا ہے اور جو

اسی طرح سے تیسرے درجہ کے ٹریننگ بورڈ میں بتائی گئی ہے۔ قبر عمارت
 کے وسط میں واقع ہے جس سے ہم یہ خیال کر سکتے ہیں کہ سالک باخبر
 کے دفن کے وقت وہ اسرار معرفت جو اس کی بیوقت موت کی وجہ سے
 ضائع ہو گئے ہوں وسط مقبرے میں اس کے ساتھ زیر خاک پہنا ہونگے
 علاوہ ازیں مقبرہ کا مسجد کے قریب بننا اس خیال کو اور قوی کرتا ہے کہ وہ
 بزرگ حتی الوسیع اور حتی الاجازت شرع مقدس مقام کے قریب دفن
 کئے گئے ہیں۔ اسلامی مقبروں میں اکثر یہ بھی دیکھا گیا کہ قبر پر قرآن مجید
 رکھتے ہیں یہ رواج ہمارے طریقہ سے کس قدر مشابہ ہے اس لئے کہ ہمارے
 ہاں بھی ایک آٹھ لٹر ہوتی ہے جیسے دوران رسوم میں کتاب مقدس کی ایک
 جلد رکھی جاتی ہے اس دھمے یا جائے نماز میں داخل ہونے کے لئے چار
 دروازے ہیں جو شمال جنوب مغرب اور مشرق میں واقع ہیں اور ان
 دروازوں سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ آفتاب کب نصف النہار پر
 پہنچا اور کب طلوع و غروب ہوا اس لئے کہ آفتاب کی کرنیں جنوبی و مغربی

روازوں سے اندر آتی ہیں اور قبر پر پڑتی ہیں۔ جس مقبرہ کا میں ذکر
 رہا ہوں اس کا و خمد یا مزار گاہ غالباً ان بزرگ کی وفات کے قبل خلیج
 لئے یہ مخصوص کیا گیا تعمیر ہوا ہوگا اور انٹرڈا پرنٹس و فلو کرافٹ اپنا
 نام ختم کر چکے ہونگے۔ اس کے بعد جب اس و خمد کی ضرورت پیش آئی
 ہوگی تو اس وقت ماسٹر مین مع اپنے اوزار کے موجود ہوئے ہونگے
 نہ عمارت کے مرکز میں سنگ مزار اٹھا کر اس عارف کو دفن کریں۔ عارف
 کی زندگی میں اس مقبرہ کی تعمیر گویا اس بزرگ کو اس جہان فانی کے تصور
 کے لئے ایک عمدہ مثال ٹھہرائی گئی ہوگی اس و خمد کے اوپر جہاں گنبد اور
 مصری عمارت تعمیر ہے ایک مصنوعی قبر بھی بنی ہوئی ہے۔ اس مصنوعی
 قبر کے اوصاف جو گنبد ہے وہ رنگارنگ کی دستکاریوں سے مزین ہے مگر
 اس کے بیچ میں وہی مقدس علامت جس کا ذکر اوپر آچکا ہے دیکھنے والوں
 کی نظر کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہے۔ اس مقبرے کے جنوبی و مغربی گوشہ
 میں چکر وار سیڑھیاں ہیں جن سے اوپر جانے کو راستہ ہے یہ سیڑھیاں ہمارے

طریقہ کے دوسرے درجہ کی تحقیق سے بہت مشابہ ہیں جس میں یہ بیان کیا
 گیا ہے کہ کل فلورکرافٹ جنوبی دروازہ سے داخل ہو کر کمرہ کے وسطی
 حصہ میں جاتے تھے جہاں انکو مزدوری ملتی تھی یہ بھی یاد رہے کہ
 ہمارے قدیم بھائی جب وسطی کمرہ میں داخل ہوتے تھے تو ان کو عبرا
 زبان کے بعض حروف دکھائے جاتے تھے۔ بعینہ وہی حالت اس
 مقبرہ میں نظر آتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور امر فلورکرافٹ
 کے الفاظ سے مطابقت رکھتا ہے وہ یہ کہ جنوبی دروازہ سے داخل
 ہونے کے بعد جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ آگے رستہ مسدود ہے جسکے یہ
 معنی ہوئے کہ اگرچہ ان مقبروں میں درموجود ہیں تاہم اس طرح کمرہ
 دروازے جیسے کہ اب رائج ہیں ان دونوں نہ ہونگے۔ دروازوں کے
 سنگین مصقل تپروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے دروازوں
 کا وجود نہ تھا تو ایسی حالت میں خواہ مخواہ وہاں محاط مقرر کئے جاتے
 ہوں گے تاکہ کسی غیر کو وہاں نہ جانے دیں۔

یہاں تک اس تطابق کا ذکر کرنے کے بعد جو مساجد و مقبروں اور ہمارے قدیم طریقہ مینیری میں پایا جاتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تطابق اور مشابہت کے اسباب کیا ہیں ؟ اس کے جوابات آسانی دئے جاسکتے ہیں ایک صاف اور سیدھا جواب تو یہی ہے کہ حضرت ^{سلیمان} کو دوسرے اقوام کے ساتھ جو تعلقات پیدا کرنے ہوئے تھے ان سے ممکن ہے کہ دوسرے اقوام نے معبد سلیمانی کو دیکھ کر اس کی نقل اتارتی ہو بلکہ ہمارا یہ خیال اور قوی ہو جاتا ہے۔ جب ہم کو تاریخ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس زمانے کے بڑے بڑے سلاطین اولوالعزم نے اپنے سفرِ حضرت سلیمان کے خدمت میں بھیجے تھے۔

ایک اور سبب اس تطابق کا ہم یہ بیان کر سکتے ہیں اور جو غالباً زیادہ قابل تسلیم ہوگا وہ یہ ہے کہ ماہرین علم احوالِ پیشینان سے جو خوشِ معلومات ہو جو ہم پہنچا ہے اس سے اسلامی طرزِ تعمیر کو تین وضع میں تقسیم کرتے ہیں (۱) مراکشی (۲) مصری (۳) ایرانی جن میں

میں نے ذکر کیا ہے وہ آخر الذکر یعنی ایرانی وضع کی ہیں۔ ہم کو تاریخ سے
 معلوم ہوتا ہے کہ ایرانی طرز تعمیر کو شاہ کسری نے بہت ترقی دی اور
 شاہ کسری کے تعلقات جو یہودیوں کے ساتھ تھے وہ اظہر من الشمس
 ہیں۔ پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فن تعمیر ایرانیوں کو طورانیوں
 سے ملا اور طورانی یا اہل ٹائسر کا تعلق جو کچھ معبد سلیمانی کی تعمیر کا
 ساتھ تھا اسکی توضیح کی چنداں ضرورت نہیں۔ پس ایران اور فلسطین
 کا فن تعمیر دونوں ایک ہی ہیں اور ان کا منبع ایک ہی مقام
 یعنی ٹائسر ہے۔ اب رہا یہ امر کہ موجودہ ٹرینگ بورڈ میں جو ستوا
 دکھائے گئے ہیں وہ اس خاص وضع کے کیوں ہیں؟ اس کا جواب
 یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ٹرینگ بورڈ ایسے وقت تیار کئے گئے تھے جب
 اقوام میں فن تعمیر رائج ہو چکا تھا۔ میناروں کے گنبد کے بجائے کہ
 ہونا ان قدیم سیاحوں کی سیاحتی معلومات پر مبنی ہے اسلئے کہ قدیم
 میں جو سیاح عجائبات روزگار دیکھ کر اپنے گھر واپس آتے تھے

جو کچھ وہ دیکھ آتے تھے اس کا بہت کم حصہ ان کو یاد رہتا تھا۔ اور
 اور یہ ممکن ہے کہ بیت المقدس کے مینار (جن کی زیارت سے وہ
 مشرف ہوئے ہوں) انکی پوری ساخت اور وضع انکے ذہن میں
 نہ رہی ہو۔ المختصر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس مشابہت کا میں نے
 تو کراس مضمون میں کیا ہے اس کے اسباب بجز ان وجوہات کے کیا
 ہو سکتے ہیں۔ میرا یہ مضمون گو آئندہ مسابک مباحثہ کے لئے ایک
 دلچسپ راستہ کھولتا ہے مگر فی الحقیقت اس مشابہت کے متعلق
 جو اس مضمون میں دکھائی گئی ہے صرف میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں
 کہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قرون متوسطہ میں جب قدر معبد اور خانقاہیں
 تعمیر ہوئی ہیں وہ سب فری میسنوں کے ہاتھوں ہوئیں چنانچہ
 مل روز ایہی کلکٹ، ایہی کلیسیائی بربنگہم اس کے شاہد ہیں۔ ان کل
 عمارتوں پر تعمیر کنندوں نے مسابک علامتیں چھوڑی ہیں۔ پس ممکن
 ہے انہیں میں کا کوئی گروہ یا اُسی گروہ کے کچھ اشخاص یہاں آئے

ہوں اور انہوں نے ان مساجد و مقابر کو تعمیر کیا ہو۔ میں اس طریقہ
 فری بسنیری کے حدود و قدم کے متعلق اس وقت کوئی بحث
 چھیڑنا نہیں چاہتا۔ اگر ناظرین اپنے معلومات وسیع کرنا چاہیں تو اس
 طریقہ کے کتب تاریخ مطالعہ فرمائیں۔ فقط۔

سید محمد حسن بلگرامی

ns await the stroke of the Grand Master's gravel
at we shall be neither surprised, nor leave our
ties unperformed, our sins uncanceled, our souls
reconciled, nor our God unappeased. Thus,
ethren, if we are found in that happy condition,
thcd and ready to pass the Inner Guard, the
ve will be to us merely a pathway to that Grand
dge above, where the sun no more shall go down,
the Master himself will be our light, and God
all wipe away the tears from our eyes.

o mote it be !

After the address, the Chaplain will give the
ssing.

lay the blessing of our Master in heaven rest
on us now and for ever more. May brotherly
e increase and abound among us, and may the
embrance of our brethren who have gone be-
e, make those who remain, more dear to us. May
these virtues which Masonry inculcates be faith-
y practised by us and cement us, and all good
sons, closely together until time shall be no more ;
may the peace of the most High descent upon
and abide with us for ever.

o mote it be !

The service will conclude with the rendering of
neral march.

he Office-Bearers will leave the hall in silence
the other brethren will remain standing till
/ have retired.

Their hatred and their love is lost,
Their envy buried in the dust ;
They have no share in all that's done,
Beneath the circuit of the sun.

Then what thy thoughts design to do,
Still let thy hands with might pursue ;
Since no device nor work is found,
Nor wisdom underneath the ground.

In the cold grave, to which we haste
There are no acts of pardon past :
But fixed the doom of all remains,
And everlasting silence reigns.

PRAYER

“ Almighty Architect of the Universe, we have resigned the body of our beloved brother to the grave, we would now commend his spirit into Thy gracious keeping. In all circumstances we have to acknowledge Thy mercy. When Thou takest away, we see how much Thou hast given. We render Thee most hearty thanks for the faithful who, having served us on the earth, are now at rest in Thee. May their memory prove an inspiration to us, so that by all virtuous and holy living we may make our calling and election sure, to Thy glory and praise, world without end !—Amen ! ”

GRAND HONOURS

The Master now closes the Funeral Lodge with a parting address.

Brethern.—The duty we owed to the memory of the revered dead is performed. It only remains that we who are alive should so live, and by our ac-

Blind unbelief is sure to err,
And scan His work in vain ;
God is His own interpreter,
And He will make it plain.

Sentences with Responses

Master.— May we be true and faithful ; and may
we love and die in love !

Brethren.—So mote it be !

Master.— May we always profess what is good ;
and may we always act agreeably to
our profession.

Brethren.—So mote it be !

Master.— May the Lord direct and prosper us ;
and may all our good intentions be
crowned with success !

Brethren.—So mote it be !

Master.— Glory to God in the highest ; on earth
peace, and good will toward men.

Brethren.—So mote it be ; from henceforth, and for
evermore !—Amen !

GRAND HONOURS

HYMN

The living know that they must die ;
But all the dead forgotten :
Their memory and their name is gone,
Alike unknowing and unknown.

Not mine, not mine the choice,
 In things or great or small ;
 Be thou my guide, my strength,
 My wisdom, and my All.

GRAND HONOURS

ANTHEM

O Lord, our Governor, O how excellent is
 Thy name in all the world.

The Chaplain here descends from the dais on the right of the master, and, preceded by two stewards bearing white rods, walks up to the oratory, from which he delivers the oration.

HYMN

God movèd in a mysterious way,
 His wonders to perform ;
 He plants His footsteps in the sea,
 And rides upon the storm.

Deep in unfathomable mines,
 Of never-failing skill ;
 He treasures up His bright designs,
 And works His sovereign Will.

Ye fearful saints, fresh courage take ;
 The clouds ye so much dread
 Are big with mercy, and shall break
 In blessings on your head.

Judge not the Lord by feeble sense,
 But trust Him for His grace ;

~

I was not ever thus, nor pray'd that Thou
Shouldst lead me on ;
I loved to choose and see my path ; but now
Lead Thou me on.
I loved the garish day, and, spite of fears,
Pride ruled my will: remember not past years.

So long Thy power hath blest me, sure it still
Will lead me on,
O'er moor and fen, o'er crag and torrent, till
The night is gone ;
And with the morn those Angel faces smile,
Which I have loved long since and lost awhile.

SENTENCE WITH RESPONSE

Master.— Let me die the death of the righteous,
and let my last end be like this.

Brethern.—God is our God for ever and ever ; He
will be our guide even unto death.

GRAND HONOURS

HYMN

Thy way, not mine, O Lord,
However dark it be ;
Lead me by Thine own Hand,
Choose out the path for me.

Smooth let it be or rough,
It will be still the best ;
Winding or straight, it leads,
Right onward to Thy rest.

I dare not choose my lot,
I would not if I might ;
Choose Thou for me, my God,
So shall I walk aright.

“ Earth to earth, and dust to dust,”
Calmly now the words we say,
Leaving him to sleep in trust
Till the Resurrection day.
Father, in Thy gracious keeping
Leave we now Thy servant sleeping.

Service with responses, chanted by the Choir, assisted by the Brethren.

Master.— What man is he that liveth and shall not
see death ?
Shall he deliver his soul from the hand of
death ?

Brethren.— Surely every man walketh in a vain show,
he heapeth up riches, and knoweth not
who shall gather them.

Master.— When he dieth, he shall carry nothing
away ; his glory shall not descend after
time.

Brethren.— Naked came I out of my mother's womb,
and naked shall I return thither. The
Lord gave and the Lord hath taken
away, Blessed be the name of the Lord.

HYMN

•
Lead, kindly Light, amid the encircling gloom
Lead Thou me on ;
The night is dark, and I am far from home,
Lead Thou me on.
Keep Thou my feet ; I do not ask to see

blessings upon us, and strengthen all our solemn engagements with the ties of fraternal affection. Let this striking instance of mortality remind us of our approaching fate, and so fit and prepare us for that awful period whenever it may arrive, that, after our departure hence, in peace and in Thy favour, we may be received into Thy Everlasting Kingdom—Amen.”

GRAND HONOURS

ANTHEM

Holy, holy, Lord God Almighty, who was,
and is, and is to come.

Who shall not glorify Thy name, for Thou
only art holy, Thou only art the Lord.

Here the Brethren with encompass the Catafalque with the signs of each degree, finishing with—

HYMN

Now the labourer's task is o'er
Now the battle day is past ;
Now upon the farther shore
Lands the voyager at last.
Father, in Thy gracious keeping
Leave we now Thy servant sleeping.

There the tears of earth are dried ;
There its hidden things are clear ;
There the work of life is tried
By a juster Judge than here.
Father, in Thy gracious keeping
Leave we now Thy servant sleeping.

• *Master*

LIGHT BEARER

LIGHT BEARER

Stewards with rods

A table is furnished, on which is displayed the insignia of the late Brother. The Lodge is then opened by the R. W. M. in the Third Degree. The organ, assisted by an efficient choir will play solemn music :—

HYMN

O God, our help in ages past,
Our hope for years to come,
Our shelter from the stormy blast,
And our eternal home.

Beneath the shadow of Thy throne,
Thy saints have dwelt secure ;
Sufficient is Thine arm alone,
And our defence is sure.

Time like an ever-rolling stream,
Bears all its sons away ;
They fly forgotten, as a dream
Dies at the opening day.

O God, our help in ages past,
Our hope for years to come,
Be Thou our guard while troubles last,
And our eternal home.

PRAYER

Chaplain—" Most Glorious God, Author of all good, and Giver of all mercy, pour down Thy

Ceremonial of a Lodge of Sorrow

THE Office-Bearers, and other Brethren taking part in the ceremony, having met, will proceed the following order to the Hall, the organ playing The Dead March in Saul :—

Tyler with Drawn Sword

LIGHT BEARER

LIGHT BEARER

Inner Guard

SIX STEWARDS, TWO AND TWO, WITH WHITE RODS

Director of Ceremonies

BARD

ARCHITECT

Chaplain

SENIOR DEACON

JUNIOR DEACON

SECRETARY

TREASURER

SENIOR WARDEN

JUNIOR WARDEN

BEARER OF THE VOLUME OF SACRED LAW AND Mallet

Past Master

DEPUTE MASTER

SUBSTITUTE MASTER

SIX STEWARDS, TWO AND TWO WITH WHITE RODS.

